

دل کے رنگاڑھی سے بگڑتا ہے آدمی  
جس نے اسے سنبھال لیا وہ سنبھل گیا  
ایک دلچسپ کتاب

خاندانِ زمین میں ہوائیں اُنتی پہنی رہتی ہیں۔  
دل

مولانا جلال الدین قاسمی

فون۔ 71 / 5153511  
414952

پیشکش

[www.Islamiclectures.wapka.mobi](http://www.Islamiclectures.wapka.mobi)

حامداً ومُصلياً اَمَا بَعْدُ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْاَقَاتِ فِي الْجَسَدِ مَضْعَمًا اِذَا صَلَّحَتْ  
صَلَّمَ الْجَسَدُ كُلَّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ  
كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ . (متفق عليه)

یہ ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک لمبی حدیث کا آخری ٹکڑا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور یاد رکھو! کہ جنم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا، سنو! وہ "دل" ہے

تقاضائے فطرت کے مطابق خالق کائنات نے ہر خوبصورت اور قیمتی شے کی حفاظت کے لئے مناسب جگہ کا انتظام فرمایا ہے۔ پھول مناظر فطرت میں ایک حسین اور دلکش شے ہے اس کو اللہ نے گلچیں کے ظالم ہاتھوں کی دسترس سے محفوظ رکھنے کے لئے کانٹوں کے پتھر سے میں جھبوس کر دیا۔ جلد حفاظت پھول کی لیکن نہیں ہے، اگر کانٹوں میں ہو تو اسے حریری

اسی طرح جسم انسانی میں دماغ ایک قیمتی شے ہے اسلئے اس کو ہڈی کے ایک ایسے خول کے اندر محفوظ کر دیا کہ کوئی خارجی اثر آسانی کے ساتھ دماغ تک نہ پہنچ سکے۔ دل اس سے بھی زیادہ قیمتی شے ہے اسلئے اس کو اس سے بھی زیادہ محفوظ جگہ میں نصب فرمایا۔ دل مخروطی شکل کا گوشت کا ایک ٹوٹھرا ہے اس کی دو حرکتیں ہیں ایک حرکت انبساطی ہے دوسری حرکت انقباضی ہے۔ دل کو عربی میں قلب کہا جاتا ہے قلب کے معنی ہیں "النا"، کیونکہ دل سینے میں الٹا معلق ہے سینے میں جو میس پسلیاں ہیں دل بائیں طرف ہے اور ایک پسلی سے لیکر پانچویں پسلی تک ہے۔ جس طرح عالم نباتات کا مرکز جڑ ہے اور نوع انسانی کا مرکز سعادت انبیاء کا وجود ہے اور جس طرح اعتقادات کا مرکز توحید، اور عبادات کا مرکز نماز ہے اور جس طرح جماعتی اور ملی زندگی کا مرکز خلیفہ اور ارضی مرکز سعادت کعبۃ اللہ ہے۔ اسی طرح وجود انسانی کا مرکز "دل" ہے۔ انسانی زندگی کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مرکز "دل" سے اس کا رابطہ برابر قائم رہے قلب ہی وہ سرچشمہ اولین ہے جہاں سے خیالات، احساسات، جذبات اور ارادوں کے بھرنے پھوٹتے ہیں فساد اگر اس

سرچشمے میں آجائے تو پھر سارے کردار میں پھیل جاتا ہے۔ اور اصلاح بھی اگر اس سرچشمہ کی ہو جائے تو ساری سیرت سنور جاتی ہے۔ قلب درست ہو تو یہی اصل مربی و مرکز ہے۔ یہی مفتی و نوح ہے، یہی جاق و چوبند پاسباں و سنتری ہے۔ یہی بگڑ جائے تو پھر باہر کی کوئی امداد انسان کو نہیں سنوار سکتی۔ کتاب کے شروع میں پیش کئے گئے حدیث کے ٹکڑے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی یہ ہے کہ بگاڑ جب آتا ہے تو اسی قلب پر یا مرکز روح میں ایک سیاہ نقطہ نمودار ہوتا ہے آدمی کی نگاہ اگر اس مرکز پر نہ لگی ہو اور وہ اس سیاہ نقطے کو فوراً دھو نہ ڈالے تو یہ نقطہ دھیرے دھیرے پھیلنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس کی سیاہی پورے قلب کو محیط ہو جاتی ہے۔ شاعر نے کہا ہے

دل کے بگاڑ ہی سے بگڑتا ہے آدمی

جس نے اسے سنبھال لیا وہ سنبھل گیا

انبیاء کرام کی سعی و اصلاح کا اصل ہدف مقصود

یہی دل ہے، اسے خواب غفلت سے بیدار کرنا، "مجھیں بوزنا

اور بروئے کار لانا ہے یہ جاگ جائے تو قسمت جاگ اٹھتی

ہے یہ سو جائے تو تقدیر انسانی سو جاتی ہے اسی کو فرض کے

راستے پر کامزن کرتے کے لئے الہام کا جس بجتا ہے۔ یہ زندہ سے تو آدمی زندہ ہے یہ مر جائے تو آدمی چلتی پھرتی لاش کے سوا کچھ بھی نہیں

ص مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جائے کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

### قلب کے دو معنی

قلب کا اطلاق دو معنوں پر ہوتا ہے ایک تو صنوبری شکل کے اس مضغہ گوشت پر قلب کا اطلاق ہوتا ہے جو سینے کے بائیں جانب ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ ایک ربانی لطیفہ ہے جس کا اس مضغہ گوشت سے بڑا گہرا ربط و تعلق ہے یہی اللہ کی معرفت حاصل کرتا ہے اور ایسی چیزوں کا ادا رکھتا ہے جنہیں خیال و وہم نہیں پاسکتے یہی لطیفہ ربانی مخاطب الہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔

إِنِّي فِي ذَلِك لَكَدَّكْرِي أَسْ فِي نَصِيحَتِهِ اس کے لئے جو دل لَمَعْنَ كَانَتْ كَمَا كَلَّمْتَهُ أَوْ رَكُنْتُمْ إِيَّاهُ وَبَاتَ سَنَعَهُ كَيْ لَمْ يَكُنْ أَلْفَى السَّمْعَ وَهِيَ شَعِيدٌ لَمَلَعَتْ مَتَّوَجَّهٌ هُوَ كَرٌ "

آیت مذکورہ میں قلب سے مراد صنوبری شکل وہ مضغہ گوشت مراد نہیں ہے جو ہر ایک کے سینے میں ہے۔

سورہ اعراف میں ہے،

لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ ان کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں بِهَذَا لَهُمْ عُرْوَةٌ ان کے آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے لَا يُبْصِرُونَ بِهَذَا نہیں، ان کے کان ہیں جن سے وہ لَهْمُ الذَّانِكُ سُنْتِے نہیں یہ چوپایوں کے مانند ہیں يَسْتَعُونُ بِهَذَا لِذَلِكْ بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ " كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ

آیت مذکورہ میں بھی قلب سے دوسرا ہی معنی مراد ہے مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے اس لطیفہ ربانی میں جو صلاحیتیں ودیعت کر دی ہیں جو لوگ ان صلاحیتوں کو بروئے کار نہیں لاتے وہ چوپاؤں کے مثل ہیں۔ چوپایوں کے مانند اس وجہ سے ہیں کہ جس طرح چوپایوں کی طلب و جستجو بس اپنے پیٹ اور تن کی مطلوبات تک ہی محدود رہتی ہیں اسی طرح ان کی نگہ دو بھی اپنی مادی ضروریات و خواہشات ہی تک محدود ہے اور چوپایوں سے زیادہ بے عقل اس وجہ سے ہیں کہ چوپائے بہر حال اپنی جبلت کی تمام صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں آئیں

کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے لیکن انسان کو اللہ نے جو صلاحیتیں بخشیں ہیں ان سے نہ صرف یہ کہ وہ حقیقی فائدہ نہیں اٹھاتا بلکہ بسا اوقات اس سے ایسی حرکتیں صادر ہوتی ہیں جو ایک چوپائے سے کبھی صادر نہیں ہو سکتیں مثلاً انسان انسان ہو کر اتنا کچ فہم بن جاتا ہے کہ درختوں پتھروں جانوروں تک کی پوجا کرنے لگتا ہے لیکن ایک گدھا یا بیل ایسی بے عقلی کبھی نہیں کر سکتا۔  
(تدبر القرآن)

جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ قلب کا ایک معنی وہ ربانی اور روحانی لطیفہ جو مخاطب الہی ہے تو جاننا چاہئے کہ اس لطیفہ ربانی (قلب کا دوسرا معنی) کا اس مضغہ گوشت (قلب کا پہلا معنی) سے تعلق و ربط بڑا گہرا اور دقیق ہے جسے لفظوں میں نہیں بیان کیا جاسکتا جو کچھ اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے وہ یہ کہ وہ بادشاہ کی مانند ہے اور یہ مضغہ گوشت قصر شاہی کی مانند۔

اسی تعلق سے دل کو وہ زندگی نصیب ہوتی ہے جو اس کو ایک مضغہ گوشت سے تجلیات و انوار الہی

کا ایک آئینہ بنا دیتی ہے۔ اس بات کی تائید اس خبر سے بھی ہوتی ہے جسے لوگوں نے اخباروں میں پڑھا ہے کہ ہندستان کے ایک ذہین سائنسدان ڈاکٹر دھنی رام بروہانے ایک بائیولوجیکل ہارٹ (حیاتیاتی دل) تیار کیا ہے اس مصنوعی دل کی خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ یہ بالکل اصلی دل کی طرح کام کرتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ قلب کا دوسرا معنی یعنی لطیفہ ربانی یہ بادشاہ کی مانند ہے اور قلب کا پہلا معنی یعنی مضغہ گوشت خواہ یہ مضغہ گوشت قدرتی ہو یا مصنوعی، اس لطیفہ ربانی کا قصر شاہی ہے

## دل مہبط وحی ہے

اللہ کا ارشاد ہے

اِنَّا سَنَلْقٰی عَلَیْكَ  
قَوْلًا تَقْبَلُہٗ ۝ بھاری بوجھ ڈالتے والے ہیں

بھاری بوجھ سے مراد قرآن مجید ہے

لَوْ اَنزَلْنَاهُآ  
اَلْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ اتارتے تو تم دیکھتے کہ وہ خشیت الہی سے

لَمْ أَيْقَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا  
مِنَ حَشِيَّةِ اللَّهِ (سورہ شجر) ہو جاتا یا

اب سوال یہ ہے کہ اتنی زبردست چیز کو کس چیز پر  
اتار گیا اور کس چیز نے اس کے بوجھ کا تحمل کیا تو اس  
کا جواب سورہ شعراء میں اللہ نے یوں دیا۔

نَزَّلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ جبریل امین اس قرآن  
عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ  
الْمُنذِرِينَ ۝  
(سورہ شعراء) میں سے ہو جاؤ۔

اس سے معلوم ہوا کہ قلب انسان کے جسم کا سب سے  
اشرف اور اعلیٰ حصہ ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ قرآن  
مجید وہ کلام ہے جو پاک منبع سے نکلا ہے، پاک  
ذریعہ سے آتا ہے، پاک ہستی پر اترا، اور پاک ترین محل  
اور عضو کو اپنا مقبض اور مستقر بنایا۔ یا یوں کہہ لیا جائے کہ  
یہ کلام ایک قوی ذات سے نکلا، قوی ذریعے سے آتا، اور  
قوی انسان پر اترا، اور قوی ترین عضو کو اپنا محل بنایا۔

کیونکہ اللہ کی ایک صفت قوی ہے۔ حضرت جبریل کی بھی صفت  
قوی ہے اور آنحضرتؐ دنیا کے سب سے قوی انسان ہیں

اور قلب جسم انسانی کا قوی ترین عضو ہے کیونکہ دل اگر  
کمزور ہو جائے تو پورا بدن کمزور ہو جاتا ہے۔

اللہ نے کسی انسان کے دو دل نہیں بنائے  
اللہ کا ارشاد ہے:

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ  
مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ ۝ میں دو دل نہیں بنائے

کسی شخص کے پہلو میں اللہ نے دو دل نہیں بنائے جس  
کے صاف معنی یہ ہیں کہ اللہ نے انسان کے لئے یہ پسند

نہیں فرمایا کہ وہ دو بالکل متضاد اور متناقض ارادے  
اپنے اندر جمع کر لے۔ لیکن یہ انسان کی عجب کج فہمی ہے کہ

وہ خدا کی بنائی ہوئی ساخت کے بالکل خلاف اپنے اندر  
متناقض ارادے جمع کر لیتا ہے ایک طرف وہ خدا

پر ایمان لانے کا دعویٰ رکھتا ہے، دوسری طرف وہ  
دوسرے شریکوں کی بھی بندگی کرتا ہے۔ رسول سے اطاعت

و وفاداری کا عہد بھی باندھتا ہے۔ اور اس کے خلاف  
اس کے دشمنوں سے ساز باز اور اس کی تعلیمات کے خلاف

سازشیں کرتا ہے۔ حالانکہ دل تو ایک ہے تو اس کے ارادوں

میں تناقض نہیں ہونا چاہئے اگر ایسا ہے تو یہ دل کی خرابی اور بیماری کی دلیل ہے۔

## قیامت میں سرخروئی کا دار و مدار قلب سلیم پر ہے

قرآن مجید میں ہے

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ  
الَّذِينَ آمَنُوا بِحُسْنِ عَمَلٍ  
لَهُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ  
اللَّهُ يَقْبَلُ سَلِيمًا  
دل لیکر حاضر ہوگا۔

قلب سلیم سے مراد شرک و نفاق کی ہر آلائش سے بالکل پاک اور محفوظ دل ہے جس میں کسی اور حصہ داری یا نفاق کی بیماری ہو یا دل کی اللہ کی بارگاہ میں کوئی اہمیت نہیں۔

حدیث ہے:

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ان اللہ لا ینظر الی صوۃکم اللہ تمہاری صورتوں اور مالوں  
واموالکم ولكن ینظر الی کونہیں دیکھے گا بلکہ تمہارے  
قلوبکم واعمالکم دلوں اور عملوں کو دیکھے گا۔

اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا۔

## ایمان کی استقامت دل کی استقامت کے موقوف ہے

حدیث ہے:

وَعَنْ النّس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستقیم  
ایمان عبد حتی یستقیم قلبہ۔  
کہ سیدھا نہیں ہو سکتا جب تک  
کہ اس کا دل نہ سیدھا ہو جائے۔

اور دل کے سیدھا ہونے سے مراد یہ ہے کہ انسان کا دل اللہ کی محبت سے لبریز ہو، اس کی اطاعت کو محبوب سمجھے اور اس کی معصیت کو مکروہ سمجھے۔

## دل کی مثال پر کی طرح ہے

عن ابی موسیٰ اشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
مثل القلب مثل الریشۃ  
قلوبکم واعمالکم  
دل کی مثال پر کی طرح ہے جنہیں ہو ایسے  
خالی زمین پر آکٹ  
پلٹ کرتی رہتی ہیں

اس حدیث میں قلب پر وارد ہونے والی کیفیات اور خطرات کو تشبیہ دیکر بیان کیا گیا ہے کہ قلب اللہ کے ہاتھ میں ایسے ہی جیسے کہ خالی زمین پر پرندہ کا پتہ پڑا ہوا ہو اور ہوائیں اسے جس طرف چاہیں اڑائیں۔ ریح کے بجائے ریح استعمال کرنے کا نکتہ یہ ہے کہ اگر ہوا ایک طرف سے کسی چیز پر چلے تو وہ چیز اس طرح الٹ پلٹ نہیں سکتی جس طرح کہ اس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ چاروں طرف سے چل رہی ہو جیسا کہ آندھی کے موقع پر عام طور پر یہ مشاہدہ ہوتا ہے غرضیکہ جس طرح بڑ کی ایک کیفیت نہیں رہتی اسی طرح انسان کا دل بھی دیگر گون رہتا ہے کہ کبھی اچھے خیالات کا اس پر ورود ہوتا ہے۔ کبھی برے خیالات کا

## دلِ رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان

حضرت انس رضی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اکثر یہ پڑھا کرو،

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَىٰ ذِيكَ تُو مِيْنِ  
نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان لائے

آپ کی لائی ہوئی ہدایت پر ایمان لائے کیا اب بھی ہمارے بھٹکنے کا اندیشہ ہے آپ نے فرمایا:

الْقَلْبُ بَيْنَ اصْبَعِي الرَّحْمٰنِ دَلِ رَحْمٰنِ كِي دَوَاغْلِيُوں كے  
يَصْرَفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ درميان وہ جيسے چاہتا ہے  
اسے پھيرتا رہتا ہے۔

اس حدیث کی بابت عبدالعزیز دباغ نے فرمایا کہ حدیث میں انگلی سے مراد معنوی انگلی ہے یعنی تصرف جو انگلی کے ذریعہ ہوا کرتا ہے مطلب یہ ہوا کہ بندہ کا قلب تصرفات خداوندی سے دو تصرف کے درمیان ہے

وَحَرْجِ مَسْلَمٍ مِّنْ حَدِيثِ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ  
بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اصْبَعَيْنِ  
مِنْ اصْبَاعِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ قَلْبِي  
وَاحِدٌ يَصْرَفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ مُصَوِّرَ الْقُلُوبِ عَرِّفْ  
قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ -

عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں  
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام  
بنی آدم کے دل رحمن کی انگلیوں  
میں سے دو انگلیوں کے درمیان  
واحد ہے اور اس کی طرح ہیں وہ جس  
طرح چاہتا ہے اسکو پھیرتا رہتا ہے  
پھر نبی کریم نے فرمایا اے اللہ دلوں  
کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی



طاقت کی طرف پھیر دے؛  
عجیب بات ہے کہ قلب اپنے احساسات اور انفعالات معنویہ  
میں بھی متقلب رہتا ہے جیسا کہ زیر بحث احادیث میں  
مذکور ہے اور تا حیات اپنے وضع طبعی میں بھی متحرک  
اور متقلب رہتا ہے۔ قلب کے اسی الٹ پھیر کی مناسبت  
سے شاعر اپنے مصرعہ میں اس کی وجہ تسمیہ کی طرف  
اشارہ کیا ہے۔

دَمَاسْتِي الْقَلْبُ إِلَّا لِأَنَّهُ يَتَقَلَّبُ

### بھلائی اور برائی کی کسوٹی دل

وابصہ بن معبد کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کہ وابصہ تم بھلائی اور برائی  
کے بارے میں پوچھنے آئے ہو تو میں نے کہا ہاں، تو  
آپ نے فرمایا:

اسْتَقْتِ كَذِبَكَ ۝ اپنے دل سے پوچھ۔ اگر دل اس  
سے مطمئن ہے تو بھلائی ہے اور اگر دل میں اس سے کھٹک  
ہو تو برائی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ  
نے انسان کی فطرت اس طرح بنائی ہے جس میں بھلائی سے

محبت اور برائی سے نفور موجود ہے۔ یہی مطلب ہے اس  
حدیث کا۔ كَلَّ مَوْلِيٌّ يُوَدُّ عَلَى الْفِطْرَةِ ابوالاعلیٰ یھودانی  
أَوْ يَنْصُرُهَا أَوْ يَمُجِّسْنَهَا

### دل کی مثال تین قسم کے مکان کی

۱۔ اول شاہی مکان جس میں خزانے اور شاہی جواہرات ہوتے ہیں۔  
۲۔ دوم آدمی کا اپنا مکان جس میں صرف اس کے جواہرات اور  
خزانے ہوتے ہیں لیکن وہ شاہی ذخیرے کے برابر نہیں ہوتے  
۳۔ سوم خالی مکان جس میں چھوٹی کوڑی بھی نہیں۔

اب بتلائیے کہ چودہ کس گھر میں نقب لگائیگا۔ خالی مکان سے  
سے کچھ چرا نا محال ہے کیونکہ اس میں چرانے کی کوئی چیز نہیں  
یہی وجہ ہے کہ ابن عباس سے دریافت کیا گیا کہ یہودی کہتے  
ہیں کہ نمازیں ہمیں وسوسہ نہیں آتا تو ابن عباس نے فرماتے  
ہمیں جواب دیا:

وَمَا يَضَعُ الشَّيْطَانُ بِالْقَلْبِ الْحَرَابَ - خراب شدہ  
دل کو شیطان کیا کرے گا

اب رہا شاہی محل تو اس میں چوری کرنا محال ہے کیونکہ  
اس پر محافظین کا زبردست پہرہ رہتا ہے۔ چور اس کے



## دلوں کا زنگ اور اس کا علاج

دل دو چیزوں سے زنگ آلود ہوتا ہے۔ غفلت اور گناہ سے۔ اور دو ہی چیزوں سے صاف روشن اور چمکدار ہوتا ہے۔

استغفار اور ذکر الہی سے۔

ابو دردار کا قول ہے۔

يَكَلِّ شَيْئًا يَجْلَاءُ دِرَاتًا  
جَلَاءَ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللَّهِ

ترمذی میں ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهَا الْمَاءُ قَالُوا أَمَا جَلَاءُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتَلَاوُذُهُ

فرمایا موت کو کثرت سے یاد کرو

(ترمذی)

اور قرآن کی تلاوت کرو

عبداللہ بن مسعود نے فرمایا:

أَظْلَمُ قَلْبِكَ فِي تَلَاوُذِهِ كَمَا  
مَوَاطِنَ، عِنْدَ سِمَاعِ  
الْقُرْآنِ وَفِي تَجَالِسِ  
الذِّكْرِ وَفِي أَوْقَاتِ  
الْخَلْقِ فَإِنَّ لَكُمْ

تہائی کے اوقات میں اگر ان تین جگہوں میں

دل نہ باؤ، تو اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہیں ایک

بیدار دل عطا فرمائے کیونکہ تم دل سے محروم ہو۔

## دل مرجاتا ہے

تیرہویں صدی عیسوی کے مشہور مورخ ابن العسقلانی نے لکھا ہے کہ عبد الملک بن مروان مدینہ کے مشاہیر علماء میں شمار ہوتا تھا عام طور پر اس کا قیام مسجدی میں رہتا تھا لوگ اسے مسجد کا کیوتر کہتے تھے وہ بڑا نیک اور دین پسند شخص تھا۔ تلاوت قرآن اس کا معمول تھا

جب اس کے باپ مروان بن حکم کے مرنے کے بعد اسے بتلایا گیا کہ اب آج سے آپ خلیفہ المسلمین بن گئے ہیں تو اس نے قرآن کو بشکر کر دیا اور کہا خدا فراق بینی و بینک۔ اب میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے۔ خلیفہ ہونے سے قبل یرید بن معادیہ نے مدنیہ والوں سے لڑنے اور مکہ پر حملہ کرنے کے لئے فوج روانہ کی تو یہ بہت خفا ہوا تھا مگر جب خود خلیفہ ہوا تو اپنے حریف عبداللہ بن زبیر کو شکست دینے کے لئے اس سے بھی بدتر کام کیا اس نے حجاج بن یوسف کو اس کام کے لئے مقرر کیا جس نے مکہ کا محاصرہ کیا تو کعبہ پر منجینق سے پتھر برسائے۔

مشہور تابعی سعید بن مسیب، عبد الملک بن مروان کے استاد تھے ایک دن اس نے اپنے استاد سے کہا حضرت اب میں نیکی کے کام کرتا ہوں تو میرے دل کو کوئی خوشی نہیں ہوتی اور برائی پر ملال نہیں گذرتا حالانکہ میری تلمیذی کیفیت پہلے ایسی نہ تھی سعید بن مسیب نے فوراً جواب دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تمہارا دل مر گیا ہے۔

## کیسے تھے وہ مسلمان

مشہور مستشرق لارڈ ایڈورڈ گبن نے لکھا ہے کہ عمر فاروق کے دور خلافت میں جب بیت المقدس فتح ہوا تو خود امیر المومنین کو وہاں تشریف لانے کی دعوت دی گئی امیر المومنین نے یہ طویل سفر اس طرح طے کیا کہ ایک ہی اونٹ پر آپ اور آپ کے غلام باری باری سوار ہوتے تھے۔ یہ اس خلیفہ اسلام کا سفر تھا ۴۵ لاکھ مربع میل پر جس کی عظمت کا پرچم لہراتا تھا۔ فتح بیت المقدس کے بعد جب مجاہدین اسلام اندرون شہر داخل ہونے لگے تو عیسائیوں اور یہودیوں کی فوجوں کو لڑکیاں انتہائی بے حیائی اور بے پردگی سے اپنے بالا خانوں پر کھڑی ہو گئیں اور دعوت نظارہ دینے لگیں تاکہ صف اسلام میں انتشار پیدا ہو۔ بشری تقاضوں کے پیش نظر کچھ فوجوں سپاہیوں میں اضطراب پیدا ہو گیا اور نظریں بہکنے لگیں فوج کے سپہ سالار نے یہ صورت حال دیکھا اور امیر المومنین سے عرض کیا کہ یہ عجیب صورت حال ہے ایک طرف سپاہیوں کا اضطراب اور دوسری

پہلے قرآن کی صرف ایک آیت دلوں میں تلاطم برپا کر دیتی تھی اب آیات و احادیث کے دفتر کے دفتر بکھیر کر رکھ دئے جائیں نہ آنکھیں نم ہوتی، میں نہ دل اتر پذیر ہوتے، میں اسلئے کہ اب گناہ کئی سیامیوں نے دلوں کو مردہ کر کے رکھ دیا ہے۔

### دل کا تعلق علم سے

فضیلت علم کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جیسے:  
 يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۗ وَرَبُّهُمُ الْعَلِيمُ  
 اور علم والوں کو درجات عطا فرماتا ہے۔

ایک جگہ اس طرح ہے: اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ ۞ علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ وَاَحْسَبُكُمْ فِيهِ تَمَّ فِي سَبَبِ سَبَبِ  
 اللہ۔ زیادہ اللہ کو جاننے والا اور تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

۞ علوم یہ ہوا کہ علم جہاں بلند ہوئی درجات کا سبب ہے

طرف حسن کی ہے مجا بانہ شوخیاں، اب آپ ہی بتائے  
 نظم کس طرح قائم کیا جائے یہ سنتے ہی فاروق اعظم کا  
 چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے حکم دیا پورا لشکر ٹھہرایا  
 جائے سب لوگ ٹھہر گئے تو فاروق اعظم نے کھڑے  
 ہو کر بلند آواز سے فرمایا: قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغْضُتُوا  
 مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا قُلُوبَهُمْ ۗ سُوْرَةُ  
 نور کی اس آیت جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اے پیغمبر  
 "مؤمنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں چھپی رکھیں"  
 کا سننا تھا کہ تمام سپاہیوں کی نگاہیں جھک گئیں  
 اب وہ اس طرح سر جھکانے شہر میں داخل ہو  
 رہے تھے گویا ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں  
 کہ ذرا سا بٹے گا تو چڑیاں اڑ جائیں گی۔

اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے انگریز مورخ لکھتا  
 ہے ۞ اگر مسلمان یہ تھے اور ان کے تقدس  
 اور خوف خدا کا یہ عالم تھا تو میں کہوں گا کہ ایسے  
 مثالی اور بے مثال انسانوں کے لئے یہ دنیا کی تاب و  
 گل کافی نہیں انہیں آباد ہونے کے لئے ایک جدید  
 دنیا کی ضرورت ہے۔

وہیں خشیت خداوندی کا ذریعہ بھی ہے اب سوال یہ ہے کہ بدن انسانی میں کون سی شئی ہے جو علم کا ادراک کرتی ہے تو جاننا چاہئے کہ علم کا مدراک دل ہے اور ادراک بالقلب کا نام علم ہے اور ادراک باحواس کا نام شعور ہے۔

## دل کا تعلق کلمہ طیبہ سے

حدیث میں ہے،

”جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا“

لیکن اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ زبان سے تو اس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا لیکن دل سے تصدیق نہیں کیا تو اہلنت والجماعت کے نزدیک ایسا شخص مسلمان نہیں ہے

شاعر کہتا ہے

زبان سے کہہ دیا جو لا الہ تو کیا حاصل  
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

## دل کا تعلق نماز سے

نماز آدمی کی زندگی کو پاکیزہ و مطہر بنا نیوالی اس کے کردار کو سنوارنے والی اس کے ضمیر اور دل و دماغ کو تربیت اور اس کے نفس کی اصلاح کرنے والی چیز ہے اسی وجہ سے اسلام نے نماز کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے۔ اور نماز کی روح خشوع و خضوع اور اطمینان اور ان چیزوں کا پہلا محل دل ہے جس نے نماز میں خشوع و خضوع اور اطمینان کا اہتمام نہیں کیا اس نے نماز کی حقیقت ضائع کر دی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی سے کھیل رہا ہے تو فرمایا:

لَوْ خَشَعَ قَلْبُكَ خَشَعَتْ  
جَوَارِحُكَ  
خشوع ہوتا تو اس کے  
اعضائے میں بھی خشوع ہوتا۔

## دل کا تعلق روزے سے

روزے میں انسان طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب تک بھوکا پیاسا رہتا ہے بھوک پیاس سے دل کی چربی پگھلتی ہے تو دل رقیق ہو جاتا ہے جس طرح اونٹ کے پیاسا ہونے پر اس کے کوہان کی چربی پگھلتی ہے بھوک پیاس کی اسی اہمیت کی وجہ سے شاید عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا تھا "اپنے شکموں کو بھوکا پیاسا رکھو شاید تمہارے قلوب اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں"

## دل کا تعلق زکوٰۃ و صدقہ سے

اللہ کا ارشاد ہے: **خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ**  
**وَتُزَكِّيهِمْ** وہ اے ہمارے رسول آپ ان کے مالوں سے صدقہ لے لو جس کے ذریعے تم ان کو پاکیزہ بناؤ گے اور ان کا تزکیہ کرو گے  
 آیت مذکورہ میں "تطہیر" اور تزکیہ" دو لفظ استعمال ہوئے ہیں تطہیر میں غالب پہلو ظاہری اور باطنی نجاتوں اور رذائل سے پاک کرنے کا اور تزکیہ میں ظاہری اور باطنی نجاتوں اور

خباثیوں سے پاک کرنے کے ساتھ ساتھ صلاحیتوں اور خوبیوں کو نشوونما دینے اور فضائل اخلاق سے آراستہ کرنے کا مفہوم بھی شامل ہے۔ ظاہر ہے کہ باطنی گندگیوں سے مراد دل کی گندگیاں اور نجاستیں ہیں۔ نیز انفاق، زکوٰۃ، صدقہ و خیرات، بلاشبہ سراسر نیکی ہے لیکن اس کے پیچھے اخلاص نیک نیتی اور پاکیزگی قلب نہ ہو تو اللہ کو ایسے نیک عمل کی ضرورت نہیں۔

## دل کا تعلق حج سے

اسلام کا مجموعہ عقائد و عبادات صرف توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج سے مرکب ہے۔ ان تمام ارکان میں حج ایسا رکن ہے جس سے اس تمام مجموعے کی ہیئت ترکیبی مکمل ہوتی ہے اور یہ تمام ارکان اس کے اندر جمع ہو گئے ہیں۔ حج کے جہاں، بشمار فوائد اور اہم مقاصد ہیں انہیں میں سے ایک بڑا اور اہم مقصد قرآن نے یہ بتایا ہے۔

**وَمِنَ اعْظَمِ شَعَائِرِ اللَّهِ** جو لوگ اللہ کی قائم کی ہوئی یادگاروں **فَاتَّهَمُوا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ** کی تعظیم کرتے ہیں تو یہ تعظیم ان کے دلوں کی پرہیزگاری پر دلالت کرتی ہے۔

یعنی ان یادگاروں کی تعظیم کا حق محض ظاہر داری سے ادا نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے دل کا تقویٰ مطلوب ہے اور حج کرنے والے کو چاہئے کہ خانہ کعبہ کی ان مقدس یادگاروں اور آثار صالحہ کے روحانی اثر و نفوذ کو اپنے دل میں جذب کر لے مادی یادگاروں کی زیارت صرف سیر و تفریح کے لئے کی جاتی ہے لیکن روحانی یادگاروں سے صرف دل کی آنکھیں ہی بصیرت حاصل کر سکتی ہیں۔

### دل کا تعلق قربانی سے

قربانی کے متعلق معلوم ہے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے۔ قربانی کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے :  
 لَنْ يَتَّأَلَّ اللَّهُ لِحُومِهَا وَلَا دِمَائِهَا وَلَكِنْ يَتَّأَلُّ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ۗ  
 گوشت یا خون سے محظوظ نہیں ہوتا جیسا کہ مشرکین نے گمان کر رکھا ہے بلکہ محض تمہارے دل کی نیکی ہے جو مقبول بارگاہ الہی ہے۔  
 بالفاظ دیگر اللہ تو صرف خالص نیتوں اور پاک و صاف دلوں کو دیکھتا ہے۔

### دل کا تعلق خانہ کعبہ سے

حج کرام جانتے ہیں کہ حج کے موقع پر جب وہ طواف کرتے ہیں تو خانہ کعبہ ان کے بائیں جانب پڑتا ہے اور دل بھی سینے میں بائیں جانب ہی ہے۔ شاید حضرت حق نے دل کو بائیں جانب اسی وجہ سے رکھا ہے تاکہ طواف کرتے وقت انسان کا دل خانہ کعبہ کی طرف مائل رہے اور وہاں سے نکلنے والی نورانی شعاعوں کو پوری طرح اپنے اندر جذب کر لے۔ جبکہ عقل تو یہ کہتی ہے کہ دل جب بدن انسانی میں سب سے اہم اور عظیم الشان عضو ہے تو اس کو بائیں جانب نہیں بلکہ دائیں جانب ہونا چاہئے۔ کیونکہ دائیں جانب کو بائیں جانب پر شریعت بخشی ہے۔ اور ماہرین علم الاجسام کا بھی یہی کہنا ہے کہ جسم کے بائیں جانب کے تمام اعضاء دائیں جانب کے تمام اعضاء کے مقابلہ میں کمزور ہیں۔



## خوشخبری

مولانا جلال الدین قاسمی کی دوسری علمی اور فکری کتابیں جو جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہیں۔

- ۱- اسلام میں محبت کا مقام
- ۲- امنوا و عملوا الصالحات
- ۳- پیارے نبی کی پانچ پیاری نصیحتیں
- ۴- نفس کی تحقیق
- ۵- اخلاص اور نیت

ملنے کا پتہ :  
شمسی بکسٹریں نیز جامع مسی راولپنڈی  
انڈیا مارکیٹ خیرانی روڈ ساکی ناکہ بمبئی ۴۰